46992 ـ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق معلومات

سوال

برائے مہربانی گزارش ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے مذہب کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کریں، کیونکہ میں نے بعض افراد کو ان کی تنقیص اور تنقید کرتے ہوئے سنا ہے، کیونکہ اکثر طور پر وہ قیاس اور رائے پر اعتماد کرتے ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فقیہ ملت اور عراق کے عالم دین تھے، ان کا نام نعمان بن ثابت التیمی الکوفی اور کنیت ابو حنیفہ تھی، صغار صحابہ کی زندگی (80) ہجری میں پیدا ہوئے اور انہوں نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ جب کوفہ آئے تو انہیں دیکھا تھا، اور انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے اور یہ ان کے سب سے بڑے شیخ اوراستاد تھے، اور شعبی وغیرہ بہت ساروں سے روایت کرتے ہیں.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے طلب آثار کا بہت اہتمام کیا اور اس کے لیے سفر بھی کیے، رہا فقہ اور رائے کی تدقیق اور اس کی گہرائی کا مسئلہ تو اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان کی سیرت کے لیے دو جلدیں درکار ہیں "

ابو حنیفہ فصیح اللسان تھے اور بڑی میٹھی زبان رکھتے تھے، حتی کہ ان کے شاگرد ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سب لوگوں سے زیادہ بہتر بات کرنے والے اور سب سے میٹھی زبان کے مالك تھے "

ورع و تقوی کےمالك، اور اللہ تعالی کی محرمات کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے، ان کے سامنے دنیا کا مال و متاع پیش کیا گیا تو انہوں نے اس کنطرف توجہ ہی نہ دی، حتی کہ قضاء کا منصب قبول کرنے کے لیے انہیں کوڑے بھی مارے گئے یا بیت المال کا منصب لینے کے لیے لیکن انہوں نے انکار کر دیا "

بہت سارے لوگوں نے آپ سے بیان کیا ہے، آپ کی وفات ایك سو پچاس ہجری میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ستر برس تھی.

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (16 / 390 ـ 403) اور اصول الدین عند ابی حنیفۃ (63).

رہا حنفی مسلك تو یہ مشہور مذاہب اربعہ میں شامل ہوتا ہے، جو کہ سب سے پہلا فقہی مذہب ہے، حتی کہ یہ کہا جاتا ہے: " فقہ میں لوگ ابو حنیفہ کے محتاج ہیں "

حنفی اور باقی مسلك کے یہ امام ۔ میری مراد ابو حنیفہ مالك، شافعی اور احمد رحمہم اللہ ۔ یہ سب قرآن و سنت کے دلائل سمجھنے کے لیے جتہاد کرتے، اور لوگوں کو اس دلیل کے مطابق فتوی دیتے جو ان تك پہنچی تھی، پھر ان کے پیروکاروں نے اماموں کے فتاوی جات لے کر پھیلا دیے اور ان پر قیاس کیا، اور ان کے لیے اصول و قواعد اور ضوابط وضع کیے، حتی کہ مذہب فقھی کی تکوین ہوئی، تو اس طرح حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی اور دوسرے مسلك بن گئے مثلا مذہب اوزاعی اور سفیان لیکن ان کا مسلك تواتر کےساتھ لکھا نہ گیا.

جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ان فقہی مذاہب کی اساس کتاب و سنت کی اتباع پر مبنی تھی.

رہا رائے اور قیاس کا مسئلہ جس سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اخذ کرتے ہیں تو اس سے خواہشات و ھوی مراد نہیں، بلکہ یہ وہ رائے ہے جو دلیل یا قرائن یا عام شریعت کے اصولوں کی متابعت پر مبنی ہے، سلف رحمہ اللہ مشکل مسائل میں اجتہاد پر " رائے " کا اطلاق کرتے تھے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے اس سے مراد خواہش نہیں.

امام ابو حنیفہ نے حدود اور کفارات اور تقدیرات شرعیۃ کے علاوہ میں رائے اور قیاس سے اخذ کرنے میں وسعت اختیار کی اس کا سبب یہ تھا کہ امام ابو حنیفہ حدیث کی روایت میں دوسرے آئمہ کرام سے بہت کم ہیں ان سے احادیث مروی نہیں کیونکہ ان کا دور باقی آئمہ کے ادوار سے بہت پہلے کا ہے، ابو حنیفہ کے دور میں عراق میں فتنہ اور جھوٹ بکثرت تھا اس کے ساتھ روایت حدیث میں تشدد کی بنا پر احادیث کی روایت بہت کم کی.

یہاں ایك چیز کی طرف متنبہ رہنا چاہیے کہ جو حنفی مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے وہ سارے اقوال اور آراء نہیں ہیں جو ابو حنیفہ کے کلام میں سے ہیں، یا پھر ان کا امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کرنا صحیح ہے.

ان اقوال میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نص کے خلاف ہیں، انہیں اس لیے ان کا مذہب بنا دیا گیا ہے کہ امام کی دوسری نصوص سے استنباط کیا گیا ہے، اسی طرح حنفی مسلك بعض اوقات ان کے شاگردوں مثلا ابو یوسف اور محمد کی رائے پر اعتماد کرتا ہے، اس کے ساتھ شاگردوں کے بعض اجتھادات پر بھی، جو بعد میں مسلك اور مذہب بن گیا، اور یہ صرف امام ابو حنیفہ کے مسلك کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ آپ سارے مشہور مسلکوں میں یہی بات کہہ سکتے ہیں.

اگر کوئی یہ کہے:

اگر مذاہب اربعہ کا مرجع اصل میں کتاب و سنت ہے، تو پھر فقھی آراء میں ان کا ایک دوسرے سے اختلاف کیوں پاتے ہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے:

ہر امام اس کے مطابق فتوی دیتا تھا جو اس کے پاس دلیل پہنچی ہوتی، ہو سکتا ہے امام مالك رحمہ اللہ کے پاس ایک حدیث پہنچی ہو وہ اس کے مطابق فتوی دیں، اور وہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس نہ پہنچی تو وہ اس کے خلاف فتوی دیں، اور اس کے برعکس بھی صحیح ہے.

اسی طرح ہو سکتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس کوئی صحیح سند سے حدیث پہنچے تو وہ اس کے مطابق فتوی دے دیں، لیکن وہی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کسی دوسری سند سے پہنچے جو ضعیف ہو تو اس کا فتوی نہ دیں، بلکہ وہ حدیث کے مخالف اپنے اجتھاد کی بنا پر دوسرا فتوی دیں، اس وجہ سے آئمہ کرام کے مابین اختلاف ہوا ہے ۔ یہ اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ لیکن ان سب کے لیے آخری مرجع و ماخذ کتاب و سنت ہے.

پھر امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں نے حقیقت میں کتاب و سنت کی نصوص سے اخذ کیا ہے، اگرچہ انہوں نے اس کا فتوی نہیں دیا، اس کی وضاحت اور بیان اس طرح ہے کہ چاروں اماموں نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ اگر کوئی بھی حدیث صحیح ہو تو ان کا مذہب وہی ہے، اور وہ اسی صحیح حدیث کو لینگے، اور اس کا فتوی دینگے، اور وہ اس پر عمل کرینگے.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے: " جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہمارے قول کو لے اور اسے علم ہی نہ ہو کہ ہم نے وہ قول کہاں سے لیا ہے "

اور ایک روایت میں ان کا قول ہے:

" جو شخص میری دلیل کا علم نہ رکھتا ہو اس کے لیے میری کلام کا فتوی دینا حرام ہے "

ایک دوسری روایت میں اضافہ ہے:

" یقینا ہم بشر ہیں "

اور ایك روایت میں ہے:

" آج ہم ایك قول کہتے ہیں، اور کل اس سے رجوع کر لینگے "

اور رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر میں کوئی ایسا قول کہوں جو کتاب اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مخالف ہو تو میرا قول چھوڑ دو "

اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں تو ایك انسان اور بشر ہوں، غلطی بھی کر سکتا ہوں اور نہیں بھی، میری رائے کو دیکھو جو بھی کتاب و سنت کے موافق ہو اسے لے لو، اور جو کتاب و سنت کے موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو "

اور ان کا یہ بھی قول ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر ایك شخص کا قول رد بھی کیا جا سکتا ہے، اور قبول بھی کیا جا سکتا ہے، صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول رد نہیں ہو سکتا صرف قبول ہو گا "

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے جو کوئی بھی قول کہا ہے، یا کوئی اصول بنایا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قول کے خلاف حدیث ہو تو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے وہی میرا قول ہے "

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نہ تو میری تقلید کرو، اور نہ مالك اور شافعی اور اوزاعی اور ثوری کی، تم وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لیا ہے "

اور ان کا یہ بھی قول ہے:

" امام مالك، اور امام اوزاعی اور ابو حنیفہ کی رائے یہ سب رائے ہی ہے، اور یہ میرے نزدیك برابر ہے، صرف حجت اور دلیل آثار ـ یعنی شرعی دلائل ـ ہیں "

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی سیرت اور ان کے مسلك کے متعلق یہ مختصر سا نوٹ تھا، آخر میں ہم یہ کہتے ہیں کہ:

ہر مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ان اماموں کی فضیلت اور مقام و مرتبہ کو پہچانے، کہ ان لوگوں نے اس کی

دعوت نہیں دی کہ ان کے قول کو کتاب اور صحیح حدیث سے بھی مقدم رکھا جائے، کیونکہ اصل میں تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی اتباع ہے نہ کہ لوگوں کے اقوال.

اس لیے کہ ہر ایك شخص کا قول لیا بھی جا سکتا ہے، اور اسے رد بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ایسے ہیں جن کا قول رد نہیں کیا جا سکتا، ان کے قول کو قبول کیے بغیر کوئی چارہ نہیں، جیسا کہ امام مالك رحمہ اللہ کہا کرتے تھے.

مزید استفادہ کے لیے آپ سوال نمبر (5523) اور (13189) اور (23280) اور (21420) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور عمر الاشقر کی کتاب: المدخل الی دراسۃ المدارس و المذھب الفقھیۃ کا مطالعہ بھی کریں.

واللہ اعلم .